حافظ مسعود احمد
مدرسہ امداد العلوم ملتان

مصطفیٰ ماہ وصحابہ انجم رض ـــــ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

"قرآنِ کریم" جو سراپا رشد و ہدایت، پیغامِ حق و صداقت اور لاریب کتاب ہے۔ ہر قسم کے تغیر و تبدل اور ہر نوع کی تحریف سے مامون ہے۔ آج تک اسی محفوظ من جانب اللہ کتاب (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ) کے زیر زبر میں بھی فرق نہیں آیا۔ اپنے وقت کا زبردست حکمران حجاج بن یوسف بھی اس امر پر آمادہ ہوسکا اور نہ ہی جرأت کرسکا کہ قرآن کریم میں موجود لفظ "فابوا" کی بجائے "فاتوا" (ایک نقطہ کی جگہ دو نقطے) لکھ دے۔ یہ سب کچھ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ کی طرف سے حفاظت کا کرشمہ ہے۔ اسی محفوظ کتاب مبین میں یہ فرمان ربّ رحمٰن رحیم ہے!

"وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ
الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الآیۃ"

ترجمہ: اور (اطاعتِ خدا، اتباعِ رسول عربی ختم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم میں) سبقت لے جانے والے (رہبر دینی فکر و عمل میں) پہل کرنے والے مہاجرین (جمع کا صیغہ ہے یعنی اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی جمّ غفیر جماعت) اور انصار (اللہ کی راہ میں دین الٰہی اور دین والوں کی نصرت کرنے والی بڑی جماعت) اور ان (مہاجرین و انصار جو ایک محتاط اندازہ کے مطابق کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نفوس قدسیہ تھے) کی اخلاص (حدیث جبرئیل "ما الاحسان؟ فقال الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک" کے تحت احسان سے اخلاص مراد ہے) کے ساتھ اتباع کرنے والے ان سب حضرات سے اللہ تعالیٰ شانہٗ راضی ہوئے (رضی اللہ عنہم) اور یہ (مرضیین مقربینِ خدا) اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔" گویہ آیت کریمہ حرف بحرف صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم بلکہ خلوص و دیانت داری کے ساتھ اصحاب رسولؐ کی اطاعت کرنے والوں کی عظمت، منقبت، قدر و منزلت، رفعت شان اور رضائے الٰہی پر بیّن دلیل اور ٹھوس ثبوت ہے۔ ہر حرف اپنے اندر لاتعداد حکم و مصالح اور ان گنت معارف و محاسن سموئے ہوئے ہے اور ان میں جمیع اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم (تین پانچ، سات نہیں بلکہ مہاجرین و انصار کی جمِّ غفیر جماعت) کی ہادیت و مہذبیت، رضا و مرضیّت پر قطعی براہین و دلائل ہیں۔ ہر نقطہ اور ہر حرف میں انتہائی بسط و تفصیل ہے لیکن بغرضِ اختصار فقط "رضی اللہ عنہم" (اللہ تعالیٰ شانہٗ تمام صحابۂ کرامؓ سے راضی ہوئے) کے مفہوم کے سمجھنے کی سعیٔ حقیر زیبِ قرطاس ہے۔

سوال طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صحابۂ کرامؓ سے کس امر، عمل، بات پر ہمیشہ کے لئے راضی اور سدا خوش ہوا (رضی اللہ عنہم)؟ ظاہر ہے کہ اللہ رب العزت نے آیت طیّبہ میں کسی قسم کی "تخصیص" یا "تقیید" نہیں فرمائی (مثلاً صحابہؓ کے صرف ایمان میں راضی ہوا وغیرہ) بلکہ نصِ قطعی کو "عام" اور "مطلق" رکھا۔ اور یہ عقل و نقل کا مسلّم اصول ہے کہ "عام" اپنے عموم کی وجہ سے اپنے جملہ افراد کو شامل ہوتا ہے۔ اور "مطلق" اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے (عربی زبان کا قاعدہ ہے "المطلق یجری علی اطلاقہٖ" جو ماقبل کا مفہوم ادا کرتا ہے) پس رضی اللہ عنہم کا وسیع و عام تر مفہوم و مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سراپا حق و صداقت جماعت کثیرہ کثیرہ کے ایمان پر راضی، ان کے عقائد و نظریات پر راضی، افکار و اعمال پر راضی، عبادات و طاعات پر راضی (وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت منھم مغفرۃً واجرًا عظیمًا) صحابہ کرامؓ کے اخلاق و معاملات پر راضی، عبادت و طاعات پر راضی (ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصادقین والصّٰدقات ...... اعدّ اللہ لھم مغفرۃ واجرًا عظیمًا) صحابہ کرامؓ کی نماز، روزہ پر راضی (الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون) زکوٰۃ حج پر راضی (والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون) انفاق فی سبیل اللہ پر راضی، خیرات صدقات قرض حسنہ پر راضی (الذین ینفقون فی سبیل اللہ والسّرّاء والضّرّاء واللہ یحب المحسنین) صحابہ کرامؓ کے جہاد، قتال پر راضی (یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدًا علیہ حقًّا فی التوراۃ والانجیل والقراٰن) صحابہ کرامؓ کی دعوت وارشاد، تبلیغ و سفارت پر راضی (ولتکن منکم امّۃ یدعون الی الخیر..... اولٰئک ھم

المفلحون ۔ اور فرمایا کنتم خیرا مۃ اخرجت للناس) صحابۂ کرام رض کے اخلاص مع معیت الٰہی پر راضی (ان اللہ یحب المحسنین) تقویٰ مع معیت الٰہی پر راضی (ان اللہ مع الصابرین اور فرمایا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ) توکل و قناعت پر راضی (و اللہ یحب المحسنین) صحابۂ کرام رض کی فطرت و طبیعت پر راضی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و معیت پر راضی، خصوصاً ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیتِ نبوی پر خوش (اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تعلیم (سکھانا) و تربیت (سنوارنا) کیلئے صحابۂ کرام رض کے انتخاب پر راضی، صحابہ رض کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلامذہ اور تربیت یافتہ ہونے پر راضی، اللہ تعالیٰ اس بات پر راضی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام رض کے معلم، مربی، مرشد، مزکی، مبلغ ہادی ہوں (لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ)

صحابۂ کرام رض کی سفر کی زندگی پر راضی، حضر کی زندگی پر راضی ۔ صحابۂ کرام رض کی ہجرت پر راضی، نصرت پر راضی (والسابقون الاوّلون من المھاجرین والانصار رضی اللہ عنھم) صحابۂ کرام رض کے باہمی ایثار و اخوت پر راضی (و یؤثرون علیٰ انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ اور فرمایا انما المؤمنون اخوۃ) صحابۂ کرام رض کے غزوات پر راضی، غزوۂ بدر و اُحد پر راضی، غزوۂ احزاب و فتح خیبر پر راضی، فتح مکہ و فتح مبین پر راضی ۔ عرفات کے میدان میں صحابۂ کرام رض کے عظیم روحانی، الوداعی، اجتماع پر راضی، اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی راضی کہ تمام صحابۂ کرام رض کے لئے الحسنیٰ (جنت) کا وعدہ فرمائے (و کلاً وعد اللہ الحسنیٰ) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "الحسنیٰ" (جنت) محسنین و مخلصین کے لئے ہی مختص ہے بلکہ زیادۃ (دیدار الٰہی) بھی (للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ) ابد الآباد کے لئے صحابۂ کرام رض کے نام جنت کے "باغات کے باغات" الاٹ کرنے پر راضی ۔ (و اعد لھم جنّٰت تجری تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا ابداً) صحابۂ کرام کی عظیم فوز و فلاح پر راضی (ذالک الفوز العظیم)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض پر جہنم کی آگ حرام کرنے پر راضی بلکہ ایمان کے ساتھ صحابہ رض کی زیارت کرنے والے پر بھی جہنم کی آگ حرام کرنے پر راضی (لا تمسنا النار مسلماً رانی او رای

من اٰذانی ۔ حدیث ، ترمذی) یہ اعلان کرنے پر راضی کہ جس نے صحابہؓ کو تکلیف دی اس نے اللہ کے نبی کو تکلیف دی اور جس نے رسولِ خدا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی ۔ اور جس نے اللہ کو تکلیف دی ۔ قریب ہے کہ اللہ اس پر گرفت کریں (ومن اٰذاھم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ فیوشک ان یأخذہ ۔ حدیث ترمذی) صحابہؓ سے محبت کو نبی سے محبت اور صحابہؓ سے بغض کو نبی سے بغض قرار دینے پر راضی (فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم) صحابہ کرامؓ کی "خیریت" وافضلیت کا اعلان کرنے پر راضی ——— (خیر القرون قرنی) صحابہ کرامؓ کی مادی ، روحانی ، دینی ، دنیوی ، علمی ، عملی ، نجی ، سرکاری ، سول ، فوجی سیاسی ، سماجی ، معاشی ، معاشرتی ، انفرادی ، اجتماعی ، ازدواجی ، داخلی ، خارجی غرضیکہ ہر قسم کی زندگی پر ہمیشہ کے لئے راضی (رضی اللہ عنہم)

صحابہ کرامؓ کی دُعاء وانابت الی اللہ پر راضی ، صحابہؓ کے رکوع وسجود کو فخریہ انداز میں بیان کرنے پر راضی (تراھم رکعاً سجداً) صحابہ کرامؓ کے طلب رضاءِ الٰہی اور مقصودِ رضوانِ رحمٰن پر راضی ——— (یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً) صحابہؓ کے خلوص اور خشیت الٰہی کہ طلب رضاءِ الٰہی کے آثار ان کے چہروں اور جبینوں پر سجدوں کی وجہ سے کیسے پڑتے ہیں اس کے بیان کرنے پر راضی ——— (سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود) اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ سے اتنے راضی کہ پہلی کتابوں (تورات ، انجیل) میں بھی ان کا ذکر فرمایا ہے (ذٰلک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل) صحابہ کرامؓ کے دین الٰہی میں جوق درجوق ، جماعت باجماعت داخل ہونے اور اسے محض نصرتِ الٰہیہ قرار دینے پر راضی (اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً) صحابہ کرامؓ کی عظمت کی وجہ سے یہ جانفزا اور دلربا مژدہ سنانے پر راضی کہ میرے (محمدؐ) کے صحابہؓ میں سے کوئی جس سرزمین میں وفات پائے گا وہ قیامت کے روز اہل سرزمین کے لئے "قائد" اور "نور" بن کر اٹھے گا (ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائداً ونوراً لھم یوم القیامۃ) بعض صحابہؓ سے غزوۂ احد میں ایک درّے پر معمولی بے تدبیری ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً عام معافی کا اعلان کرنے پر اپنی رضا کا اظہار فرمادیا (ولقد عفا اللہ عنھم) بلکہ صحابہ کرامؓ کو معیارِ حق بنانے اور ان کے ایمان کو معیاری اور مثالی قرار

دینے پر راضی وسرا خوش ر اٰمنوا کما اٰمن الناس، یعنی ایمان لاؤ جیسے صحابہ کرامؓ ایمان لائے کیونکہ الناس میں الف ولام عہد کا ہے۔ تمام مفسرینِ کرامؒ کا اجماع محکم ہے کہ "معہود" صحابہ کرام ہیں) ۔ ہدایت کو صحابہ کرامؓ کے مثالی ایمان کے ساتھ مقید کرنے پر راضی (فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم به فقد اهتدوا) صحابہ کرامؓ کے "راشد" ہونے پر راضی (اولٰئك هم الراشدون) صحابہ کرامؓ کے پکا مومن ہونے پر راضی ہونے پر (اولٰئك هم المؤمنون حقا) صحابہ کرامؓ کے ہر عمل، فکر، سیرت میں سچا ہونے پر راضی (اولٰئك هم الصادقون) صحابہ کرامؓ کے "فلاح یافتہ" ہونے پر راضی (اولٰئك هم المفلحون) دشمنانِ دین، مدارِ خدا و رسولؐ کے خلاف صحابہؓ کی شدت و سختی پر راضی (اشداء على الكفار) صحابہ کرامؓ کی باہمی الفت، محبت، رحمت، رأفت پر سدا راضی (رحماء بينهم) دشمنِ دینِ الٰہی کے خلاف صحابہؓ کا سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننے پر راضی (ان الله يحب الذين يقاتلون فى سبيله كانهم بنيان مرصوص) صحابہ کرامؓ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے پر راضی (لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة) بلکہ اس بیعت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیعت شمار کرنے پر راضی (ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله) اور اپنی نصرت، مدد، قدرت کو صحابہؓ کے لئے عطا کرنے پر راضی (يد الله فوق ايديهم) صحابہ کرامؓ پر "سکینہ" نازل کرنے پر راضی (فانزل السكينة عليهم) صحابہ کرامؓ کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، کھانے پینے، سونے بیدار ہونے بلکہ کروٹ کروٹ پر راضی۔ صحابہؓ کی سیاست و حکومت اور خلافتِ راشدہ پر راضی۔ عالمِ آب و گل کے افق افق، انگ انگ میں خلافت راشدہ (خلافتِ صحابہ) سے معمور جہدِ مسلسل، عمل پیہم کے ذریعہ دینِ نبویؐ کے علَم کے لہرائے جانے اور پوری دنیا پر چھا جانے پر راضی تاکہ اصحابِ رسولؐ کی محنتِ شاقہ سے دنیا سے باطل کالعدم ہو، صحابہ کرامؓ کی بے مثال صداقت، لاجواب عدالت، بے بدل علم و حیا، بے عدیل حکومت و قضا، بے مثل امارت، زریں تہذیب، صاف ستھری معاشرت، سنہری شجاعت، خلوص بھری ریاضت و مجاہدہ اور خالص اطاعتِ خدا اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر راضی، اللہ تو اس قدرتی فیصلہ پر راضی بلکہ ارضیٰ کہ ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول، عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی، عثمان غنیؓ خلیفہ ثالث، علی المرتضیٰؓ خلیفہ رابع، حسن بن علیؓ خلیفہ خامس، معاویہ بن ابی سفیانؓ خلیفہ سادس ہوں (رضی اللہ عنہم وعن جمیع الصحابۃ اجمعین)

اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کی صنعت، تجارت، زراعت پر راضی۔ صحابہ کرامؓ کی "ہدایت" پر راضی، (اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم) "مہدیت" پر راضی (اولٰئک ھم المھتدون) صحابہ کرامؓ کی اخلاص کے ساتھ جو پیروی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے بھی راضی (والّذین اتبعوا ھم باحسان رضی اللہ عنھم)

الحمد للہ ثمّ الحمد للہ! ہم سب صحابہ کرامؓ کی اطاعت، اتباع اور ان سے عقیدت و محبت کو واجب اور جزوِ ایمان سمجھتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے مقتدیٰ اور راہنما ہیں۔ ان کی اطاعت، ان سے محبت قرآن وسنّت کا منشاء اور اللہ تعالیٰ، اللہ کے رسولؐ کی رضا ہے۔ اللہ تو صحابہ کرامؓ کی ہر حرکت ہر سکون ہر سانس، ہر آن پر راضی حتّٰی کہ ان کی موت وحیات، شہادت اور جنت میں ہنستے ہنستے داخل ہونے پر راضی، اور جنت کے مرصّع تختوں پر متمکن ہونے پر راضی (فالیوم الذین اٰمنوا من الکفّار یضحکون علی الارائک ینظرون) اس اظہر من الشمس حقیقت کے باوجود ابن سبا کی ملعون ذریّت، اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابیّ کی خالص پیداوار یعنی کائنات کا بدترین کافر، غلیظ ترین کافر، اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو گالیاں بکتا ہے۔ ان کی شان مقدس میں گستاخی اور طعن کرتا ہے۔ نعوذ باللہ! ان قطعی جنتیوں کو مرتد، کافر تک قرار دیتا ہے۔ اپنی خباثت، شرارت، شیطنت، دجل، کفر، غلاظت منافقت اور ضلالت (صحابہؓ دشمنی، بغض صحابہؓ) کے غلیظ ترین حوض میں غوطہ زنی پر فخر محسوس کرتا ہے۔ (لعنت لعنت) ایسا ملعون تو قرآن کریم کی اس آیت (رضی اللہ عنہم) کی رو سے بھی کافر ہے۔ کیونکہ جب صحابہ کرامؓ کے ماننے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوئے تو لامحالہ نہ ماننے والوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناراض! یوں منکرین صحابہؓ نہ صرف اسی آیتِ رضاء بلکہ سابقہ تمام آیات واحادیث کی رُو سے بھی مبغوض وملعون ٹھہرے کیونکہ خدا کی رضا اور رحمت سے کافر ہی محروم اور ملعون ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ شانہٗ تو اس امر پر بھی راضی کہ کافر کو کافر کہو (قل یاایّھا الکٰفرون) اور سید الرسل خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلّم کی زبانی یہ اعلان فرمانے پر بھی راضی کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو (اذا رأیتم الّذین یسبّون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علٰی شرکم۔ حدیث ترمذی)

اے اللہ! پوری امّت کو ہدایت دے۔ اٰمین یارب العٰلمین۔